السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضلیت میں وارد چند روایات کی تحقیق درکار ہے، جن کو شیعہ بہت بڑھا چڑھا کر پش کرتے ہیں۔ خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی روایت ''النظر إلی علی عبادة'' کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، اور اس تمام طرق شدید ضعیف ہیں، اہل علم کی ایک جماعت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث کذب اور موضوع ہے۔

یہ باطل نظریات کے حامل لوگوں کی وضع کردہ ہے۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"لایصح من جمیع طرقہ" (الموضوعات: 2/126)

اس کے جمیع طرق غیر صحیح ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک سے زائد مقامات پر موضوع اور باطل قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال: 3/236)

امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موضوع روایات میں ذکر کیا ہے۔ (الفوائد المجموعة فی الأحادیث الموضوعة: ص/359)

امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ :

" موضوع .... - ثم توسع فی تخریج الحدیث ثم قال : - وجملة القول أن الحدیث - مع ہذہ الطرق الکثیرة - لم تطمئن النفس لصحتہ؛ لأن أکثرہا من روایة الکذابین والوضاعین ، وسائرہا من روایة المتروکین والمجہولین الذین لا یبعد أن یکونوا ممن یسرقون الحدیث ، ویرکبون لہ الأسانید الصحیحة. ولذلک فما أبعد ابن الجوزي عن الصواب حین حکم علیہ بالوضع " انتہی (السلسلة الضعیفة: 4702)

یہ حدیث موضوع ہے، کثرت طرق کے باوجود نفس اس کی صحت پر مطمئن نہیں ہوتا، کیونکہ اس کو روایت کرنے والے اکثر رواۃ کذاب ، وضاع متروک اور مجہول ہیں، جن کے لئے احادیث کی چوری کرنا اور ان کی اسناد کو خلط ملط کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے، اسی لئے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ متعدد صحیح احادیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بے شمار مناقب وفضائل بیان ہوئے ہیں۔ جن کو یہ ضعیف روایت کم نہیں کر سکتی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 کتاب الصلوۃ